



**SCAN TO JOIN & FOLLOW US  
(WhatsApp Channel)**



قیامت کن لوگوں پر قائم ہوگی ؟

جن لوگوں پر قیامت قائم ہوگی وہ سب کے سب  
برے ہونگے اور ان میں کوئی شخص نیک اور صالح  
نہ ہوگا ۔



حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللَّهُ  
اللَّهُ )) وفي رواية :

(( لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللَّهُ اللَّهُ ))

” قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین میں اللہ  
، اللہ کہنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ “

صحیح مسلم: 148

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا :



”قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو  
اللہ ، اللہ کہتا ہوگا ۔“

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب قیامت  
قائم کرنے کا ارادہ کر لے گا تو مومنوں کی روحوں کو  
قبض کر لے گا جس سے زمین پر توحید کا نام لیوا کوئی  
نہیں رہے گا ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام  
ختم ہو جائے گا اور کوئی کسی سے یہ نہیں کہے گا کہ  
: اللہ سے ڈر ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :



(( لَا تَزَالُ عِصَابَةُ مَنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ قَابِرِينَ  
لِعَدُوِّهِمْ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ، وَهُمْ  
عَلَى ذَلِكَ ))

” میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے دین پر  
قتال کرتا رہے گا۔ وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا اور  
اس کا کوئی مخالف اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا  
حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور وہ بدستور اسی  
حالت پر قائم ہو گا۔“

یہ حدیث سن کر حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی  
اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں! پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا  
کو بھیجے گا جس کی خوشبو کستوری کی خوشبو  
جیسی ہو گی۔ وہ ایسے لگے گی جیسے ریشم لگتا ہے  
اور ہر اُس جان کو جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان  
ہو گا اسے وہ قبض کر لے گی۔ پھر برے لوگ ہی باقی  
رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہو گی۔“



## صحیح مسلم: 1924

اسی طرح حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارَجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ ))

”صرف برے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو ایسے کھلم کھلا زنا کریں گے جیسے گدھے علانیہ طور پر خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں۔ پس انہی پر قیامت قائم ہوگی۔“ [2]

## صحیح مسلم: 2937



قیامت کا وقوع کیسے ہو گا؟  
آئیے اب یہ بھی سماعت فرما لیجئے کہ قیامت کا  
وقوع کیسے ہو گا؟

کائنات کا خاتمہ ... صور کا پھونکا جانا اور کائنات کا  
بے ہوش ہونا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي  
الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ  
يَنْظُرُونَ ﴾

” اور صور پھونک دیا جائے گا ، پھر آسمانوں اور زمین  
والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے ، مگر جسے  
اللہ چاہے ، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس سے  
وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے ۔ “

الزمر 39:68

(إِلا من شاء الله) سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ  
لوگوں کو اللہ تعالیٰ بے ہوش ہو کر گرنے سے  
مستثنیٰ کرے گا۔ وہ کون لوگ ہونگے؟ یہ صرف اللہ

تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا ، ان میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا ۔ چنانچہ مسلمان نے کہا : اس ذات کی قسم جس نے محمد ( صلی اللہ علیہ وسلم ) کو تمام جہان والوں پر فضیلت دی ۔ اس کے جواب میں یہودی نے کہا : اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ ( علیہ السلام ) کو تمام جہان والوں پر فضیلت دی ۔ یہ سن کر مسلمان غضبناک ہو گیا اور اس نے یہودی کے چہرے پر ایک تھپڑ رسید کر دیا ۔ چنانچہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے مسلمان کی شکایت کی ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ  
بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ  
قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

”تم مجھے موسیٰ ( علیہ السلام ) پر فضیلت نہ دو  
کیونکہ قیامت کے روز لوگ بے ہوش کر گر پڑیں

گے۔ چنانچہ میں سب سے پہلا شخص ہونگا جسے  
افاقہ ہوگا۔ اور میں دیکھوں گا کہ موسیٰ (علیہ  
السلام) عرش کے ایک کنارہ کو پکڑے ہوئے ہیں۔  
مجھے نہیں معلوم کہ وہ بھی بے ہوش ہونے والوں  
میں ہونگے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگا یا  
انہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں شامل کرے گا جو بے  
ہوش کر گرنے سے مستثنیٰ ہونگے۔“

صحیح البخاری: 6517، صحیح مسلم: 2373

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ  
نُفْخَةٌ وَاحِدَةٌ. وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً  
وَاحِدَةً. فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ. وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ  
يَوْمَئِذٍ وَابِيَةٌ. وَالْمَلَكُ عَلَى أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ  
فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ﴾

”جب صور میں ایک پھونک ماری جائے گی۔ زمین  
اور پہاڑ اوپر اٹھا لئے جائیں گے اور یکبارگی ٹکرا کر ریزہ  
ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ اُس دن واقع ہونے والی ( )  
قیامت ( واقع ہو جائے گی۔ آسمان پھٹ جائے گا،





### الحاقہ 69: 13-17

وہ اس دن کمزور بھر بھرا ہو جائے گا اور اس کے کناروں پر فرشتے ہونگے۔ اور آپ کے رب کے عرش کو اس دن آٹھ ( فرشتے ) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہونگے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

” صور دو مرتبہ پھونکا جائے گا اور دونوں کے درمیان چالیس ( ! ) کا فاصلہ ہو گا۔ “

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا : چالیس دن کا ؟ انہوں نے کہا : میں انکار کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا : چالیس ماہ کا ؟ انہوں نے کہا : میں انکار کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا : چالیس سال کا ؟ انہوں نے کہا : میں انکار کرتا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل کرے گا جس سے وہ یوں اگیں گے جیسے کوئی سبزی اگتی ہے۔



آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ” انسان کا پورا جسم بوسیدہ ہو چکا ہو گا سوائے اس کی ایک ہڈی کے جسے زمین کبھی نہیں کھائے گی اور وہ بے ریڑھ کی ہڈی کا سرا۔ اور اسی سے مخلوق کے ( مختلف اجزاء کو ) قیامت کے دن جوڑا جائے گا۔ “

اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (چالیس) کی تحدید کرنے سے انکار کر دیا۔ یعنی اس سے مراد چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس سال؟ تو ہو سکتا ہے کہ انہیں اس کا علم ہی نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں اس کا علم ہو لیکن انہوں نے اسے بیان کرنا مناسب نہ سمجھا ہو کیونکہ ایک تو اُس وقت ابھی اس کی ضرورت ہی نہ تھی اور اس کے متعلق کچھ بتانا قبل از وقت تھا۔ دوسرا اس لئے کہ یہ بات ان ضروری مسائل میں سے نہ تھی کہ جن کی تبلیغ کرنا ان پر واجب تھا۔ واللہ اعلم



## صحیح البخاری: 4814 و 4935، مسلم: 2955 قیامت سے پہلے شدید زلزلہ

جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس دن ایک زلزلہ آئے گا جس سے ساری زمین لرز اٹھے گی، کائنات کی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی اور بڑے بڑے ہولناک امور واقع ہونگے جنہیں برداشت کرنا کسی انسان کے بس سے باہر ہوگا۔ یہی وہ دن ہوگا جس کی ہولناکی کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے، حاملہ عورتیں اپنے حمل ضائع کر بیٹھیں گی، دودھ پلانی والی خواتین اپنے دودھ پیتے بچوں کو چھوڑ دیں گی اور لوگوں پر بے ہوشی، دہشت اور شدید گھبراہٹ طاری ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس زلزلے کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں :



﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ.  
يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ  
ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى  
وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴾

” لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ بلا شبہ قیامت کا  
زلزلہ بہت بڑی چیز ہے جس دن تم اسے دیکھ لو گے  
تو ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول  
جائے گی۔ تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے۔  
اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے  
حالانکہ درحقیقت وہ مدہوش نہ ہونگے بلکہ اللہ  
تعالیٰ کا عذاب بڑا ہی سخت ہوگا۔ “

## الحج 22: 1-2

صرف اللہ تعالیٰ کی بادشاہت باقی رہ جائے گی  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :



(( يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ  
بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ : أَنَا الْمَلِكُ، أَأَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ ))

” قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں  
لے لے گا اور آسمان اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا  
اور پھر کہے گا : میں ہوں بادشاہ ، کہاں ہیں زمین  
کے بادشاہ ؟ “

صحیح البخاری: 6519 و 7382، صحیح مسلم: 2787  
جبکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا :

يَطْوِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ  
يَأْخُذُ بِبَيْدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَأَيْنَ الْجَبَّارُونَ  
؟ أَأَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضَيْنِ بِشِمَالِهِ ، ثُمَّ  
يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ ، أَأَيْنَ الْجَبَّارُونَ ؟ أَأَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ  
” اللہ عز وجل قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ دے  
گا ، پھر ( تمام آسمانوں کو ) اپنے دائیں ہاتھ میں لے  
کر کہے گا : میں ہوں بادشاہ ، کہاں ہیں ظالم  
حکمران ؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے ؟ پھر زمینوں کو



اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹ کر کہے گا : میں ہوں  
بادشاہ ، کہاں ہیں ظالم حکمران؟ کہاں ہیں تکبر  
کرنے والے ؟ ”

صحیح مسلم: 2788  
صور میں دوبارہ پھونکا جائے گا  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ  
يَنْسِلُونَ﴾

” صور کے پھونکے جاتے ہی سب کے سب اپنی قبروں  
سے اپنے پروردگار کی طرف (تیز تیز) چلنے لگیں گے ۔ “

یس 36:51

اس آیت میں صور میں پھونکے جانے سے مراد دوسری  
مرتبہ پھونکا جانا ہے جس کے بعد لوگ اپنی اپنی  
قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں : کافروں کو قیامت سے  
پہلے ایک بار ایسی نیند آئے گی کہ جس میں انہیں نیند  
کی لذت محسوس ہوگی ۔ پھر اچانک ایک چیخ کی

آواز آئے گی جس سے وہ شدید گھبراہٹ اور خوف کی حالت میں اٹھ کھڑے ہوں گے اور ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ﴾  
”پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس سے وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔“

پھر وہ کفار کہیں گے : ﴿ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا ﴾

”کہیں گے ہائے ہائے ! ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے اٹھادیا۔“

### یس 36:52

ان آیات سے ثابت ہوا کہ صور میں دو مرتبہ پھونکا جائے گا : ایک مرتبہ پھونکے جانے سے لوگ بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے ، یعنی ان پر موت آجائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ پھونکے جانے سے وہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا.  
وَأُخْرِجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا \* وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا. يَوْمَئِذٍ  
تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا. بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا. يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ  
أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ. فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ.  
وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾

” جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی اور  
اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی ۔ اور انسان کہنے لگے گا  
: اسے کیا ہو گیا ؟ اس دن زمین اپنی ساری خبریں  
بیان کر دے گی ، اس لئے کہ آپ کے رب نے اسے حکم  
دیا ہو گا۔ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (   
واپس ) لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے  
جائیں، پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے  
دیکھ لے گا ۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ  
اسے دیکھ لے گا۔ “

### سورة الزلزال 99

اس زلزلے سے مراد وہ زلزلہ ہے جو دوسری مرتبہ  
صور پھونکنے کے بعد لوگوں کے قبروں سے اٹھ کھڑے  
ہونے کے بعد واقع ہو گا ۔ اُس دن لوگوں کے خوف  
اور ان کی دہشت کا عالم یہ





ہو گا کہ ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور وہ اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑ بھاگ رہے ہونگے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ. مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُؤُسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَايُ﴾  
”اور آپ اللہ تعالیٰ کو ظالموں کے کرتوتوں سے غافل مت سمجھیں، وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب آنکھیں پتھرا جائیں گی اور وہ اپنے سروں کو اوپر اٹھائے تیزی سے دوڑ رہے ہونگے۔ ان کی پلکیں خود ان کی طرف نہیں جھکیں گی اور ان کے دل ہوا ہو رہے ہونگے۔“

ابراہیم 43:14-42

ان آیات اور احادیث کے علاوہ اگر ہم وقوع قیامت کے متعلق مزید جاننا چاہتے ہیں تو ہمیں خاص طور پر تین سورتوں کو بار بار پڑھنا چاہئے: التکویر، الانفطار اور الانشقاق۔



ارشاد نبوی ہے: ”جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کا چشم دید مشاہدہ کرے تو اسے

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ ، ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ اور ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ کو پڑھنا چاہئے۔“  
سنن الترمذی، احمد - الصحیحة للألبانی: 1081

ریفرنس :

کتاب : ”زاد الخطیب“ جلد : دوم

ہر بندہ اپنے آخری عمل پر اٹھایا جائے گا  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ ))

” ہر بندے کو اس عمل پر اٹھایا جائے گا جس پر اس  
کی موت آئی ۔ “

### صحیح مسلم: 2878

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ،  
ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى نِيَّاتِهِمْ- وفي لفظ البخاری : عَلَى أَعْمَالِهِمْ  
” اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس قوم کے تمام افراد کو عذاب پہنچتا ہے ، پھر انہیں ان کی نیتوں پر ( اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ان کے اعمال پر ) اٹھایا جائے گا ۔ “

### صحیح البخاری: 7108، صحیح مسلم: 2879

اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( النَّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَإِنَّ النَّايِحَةَ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَإِنَّهَا تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيلٌ مِنْ قَطْرَانٍ، ثُمَّ يُعْلَى عَلَيْهَا بِدِرْعٍ مِنْ لَهَبِ النَّارِ ))  
” میت پر ماتم کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے ۔ اور ماتم کرنے والی عورت اگر توبہ کئے بغیر مرجائے تو اسے قیامت کے روز اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس



پر گندھک کا لباس ہو گا ، پھر اس کے اوپر اسے آگ کے شعلوں کی قمیص پہنائی جائے گی ۔“

سنن ابن ماجہ:1582۔ وصححه الألبانی

محترم بھائیو ! ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آخرت میں کامیابی کا دار و مدار انسان کے خاتمہ اور اس کے آخری عمل پر ہے جس پر اس کی موت واقع ہوئی۔ لہذا ہم پر لازم ہے کہ ہم تمام گناہوں سے فوراً سچی توبہ کرتے ہوئے اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کریں اور عقیدہ توحید اور نیک اعمال پر ثابت قدم رہیں تاکہ ہمارا خاتمہ اس حال میں ہو کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو ۔

اٹھنے کے بعد لوگ کہاں ہوں گے ؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾

”جس دن اس زمین کے علاوہ کوئی اور زمین ہوگی اور آسمان بھی بدل جائیں گے اور تمام لوگ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے جو ایک ہے اور وہ سب پر غالب ہے ۔“



## إبراهيم 14:48

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ روزِ قیامت جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو اُس دن زمین و آسمان یہ نہیں ہونگے جو اس وقت ہیں بلکہ انہیں ختم کر کے اللہ تعالیٰ ان کی جگہ کوئی اور زمین پیدا فرمائے گا جس پر لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور کوئی دوسرا آسمان لائے گا جس کے نیچے ان کا حساب و کتاب ہو گا۔

اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا تھا۔ اس دوران یہود کے علماء میں سے ایک عالم آیا اور اس نے کہا:

اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مُحَمَّدُ ! (حدیث طویل ہے اور اس میں ہے کہ)

یہودی نے سوال کیا: جب (قیامت کے دن) اس زمین کے علاوہ کوئی اور زمین ہو گی اور آسمان بھی بدل جائیں گے تو لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا : ” وہ پل صراط  
کے ادھر اندھیرے میں ہوں گے ۔ “

صحیح مسلم - الحيض باب صفة مني الرجل والمرأة  
315:

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے  
متعلق پوچھا گیا کہ اُس دن لوگ کہاں ہونگے ؟ تو  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ” پل صراط پر ۔  
“

صحیح مسلم : 2791

جبکہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا :

(( يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءٍ عَفْرَاءٍ  
كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ ))

” لوگوں کو روز قیامت ایک ایسی زمین پر جمع کیا  
جائے گا جو میدے کی روٹی کی مانند سفید سرخی مائل  
ہوگی اور اس پر کسی (عمارت ، مکان اور مینار



وغیرہ ) کا نام ونشان نہیں ہو گا - “ ( یعنی زمین  
چٹیل میدان ہو گی - )

صحیح البخاری: 6521، صحیح مسلم: 2790

حشر کی کیفیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ  
وَرَايِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى  
بَعِيرٍ، وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، وَيُحْشَرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ  
حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ  
حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا ))

” لوگوں کو تین گروہوں میں اکٹھا کیا جائے گا : ایک  
گروہ امید رکھنے والے اور ڈرنے والوں کا ہو گا۔  
دوسرے گروہ میں دو افراد کے پاس ایک اونٹ ہو گا  
، تین کے پاس ایک اونٹ ہو گا ، چار کے پاس ایک  
اونٹ ہو گا اور دس کے پاس ایک اونٹ ہو گا ۔ اور  
باقیوں (تیسرے گروہ کے لوگوں ) کو آگ اکٹھا کرے  
گی ، وہ ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ رات  
گزاریں گے ۔ اور ان کے ساتھ دوپہر کا قیلولہ کرے  
گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے ۔ اور ان کے ساتھ صبح  
کرے گی جہاں وہ صبح کریں گے ۔ اور ان کے ساتھ  
شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے ۔ “ (یعنی ہر  
وقت ان کے ساتھ ساتھ رہے گی ) ہو سکتا ہے کہ  
اس حدیث میں پہلے گروہ سے مراد نیکو کار لوگوں کا  
گروہ ، دوسرے گروہ سے مراد وہ لوگ ہوں جنہوں





نے نیکیاں بھی کی ہوں گی اور برائیاں بھی اور تیسرے  
گروہ سے مراد کفار کا گروہ ہو۔ واللہ اعلم

صحیح البخاری: 6522، صحیح مسلم: 2861

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول!  
کافروں کو ان کے چہروں کے بل کیسے جمع کیا جائے  
گا؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ  
يُؤْمِسِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ ))

”کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں پاؤں کے بل چلایا  
وہ اسے قیامت کے روز چہرے کے بل چلانے پر قادر  
نہیں؟“



صحیح البخاری: 4760 و 6523، صحیح مسلم: 2806

اٹھنے کے بعد لوگ کس حال میں ہونگے ؟  
جب کافروں کو ان کی قبروں سے حشر کیلئے اٹھایا جائے  
گا تو ان کی پانچ حالتیں ہوں گی :

- 1- قبروں سے اٹھتے ہوئے : مکمل حواس اور اعضاء کے ساتھ اٹھیں گے ۔
- 2- حساب و کتاب کیلئے جاتے ہوئے : مکمل حواس اور اعضاء کے ساتھ جائیں گے ۔
- 3- حساب و کتاب کے دوران : مکمل حواس اور اعضاء کے ساتھ ہوں گے ۔

تاہم ان تینوں حالات میں سے کسی ایک یا دو یا ( ہو سکتا ہے کہ ) تینوں میں وہ بصارت سے محروم ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :



﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا. وَنَحْشُرُهُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى. قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ  
بَصِيرًا. قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ  
تُنْسَى﴾

” اور جو شخص میرے ذکر سے روگردانی کرے گا وہ  
دنیا میں یقیناً تنگ حال رہے گا اور روزِ قیامت ہم  
اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب  
! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے؟ دنیا میں  
تو میں خوب دیکھنے والا تھا۔ اللہ کہے گا: اسی  
طرح تمہارے پاس میری آیتیں آئی تھیں تو تم نے  
انہیں بھلا دیا تھا اور اسی طرح آج تم بھی بھلا دے  
جاؤ گے۔“

طہ 20 : 124-126

4۔ جہنم کی طرف جاتے ہوئے: ان کی سماعت،  
بصارت اور قوتِ گویائی کو سلب کر لیا جائے گا۔ یعنی  
وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہونگے۔ اس سے مقصود  
انہیں ذلیل کرنا اور دوسروں کی نسبت ان سے امتیازی  
سلوک کرنا ہو گا۔

5- جہنم میں دورانِ اقامت : جب انہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو ان کے حواس انہیں لوٹا دیئے جائیں گے تاکہ وہ جہنم کی آگ اور اس کے عذاب کا مشاہدہ کرسکیں ۔ لہذا وہ جہنم میں اس حالت میں رہیں گے کہ وہ بولتے ، سنتے اور دیکھتے ہونگے ۔ پھر ایک منادی اعلان کرے گا : تم نے ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہنا ہے اور کبھی تم پر موت نہیں آئے گی ۔ تب ان کی قوتِ سماعت ان سے سلب کر لی جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ بصارت اور قوتِ گویائی بھی سلب کر لی جائے لیکن قوتِ سماعت کا سلب کر لیا جانا یقینی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَبِئْسَ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ﴾

” وہ وہاں ( جہنم میں ) چلا رہے ہونگے اور وہاں کچھ بھی نہ سن سکیں گے ۔ “

الأنبياء 21: 100

جبکہ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا :

(( بِهِنَا تُحْشَرُونَ، بِهِنَا تُحْشَرُونَ، بِهِنَا تُحْشَرُونَ رُكْبَانًا  
وَمُشَاهَةً، وَعَلَى وُجُوهِكُمْ ...تَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى  
أَفْوَاهِكُمُ الْفِدَامُ، أَوَّلُ مَا يُعْرَبُ عَنْ أَحَدِكُمْ فَخِذْهُ ))  
” تمہیں ادھر جمع کیا جائے گا ( تین بار فرمایا ) ( اور  
تمہارے تین گروہ ہونگے ) : سواروں کا گروہ ، پیدل  
چلنے والوں کا گروہ اور ان کا گروہ جنہیں اوندھے منہ  
گھسیٹا جائے گا۔۔۔۔ اور جب تم اللہ کے سامنے  
پیش کئے جاؤ گے تو تمہارے منہ بند کئے گئے ہونگے )  
یعنی انہیں بولنے سے منع کر دیا جائے گا)۔۔۔ اور سب سے  
پہلے تم میں سے کسی ایک بارے میں اس کی ران بیان  
دے گی ۔“

أحمد: 33/214: 20011- وإسناده حسن  
لوگوں کو ننگے بدن ، ننگے پاؤں اور غیر مختون حالت  
میں اٹھایا جائے گا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں  
کھڑے ہوئے اور ہمیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا :



”اے لوگو! تمہیں اللہ کی طرف ننگے بدن، ننگے پاؤں اور غیر مختون حالت میں جمع کیا جائے گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :

﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴾  
”جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم اسے دوبارہ لوٹائیں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے ہی رہیں گے۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : خبردار ! قیامت کے روز لوگوں میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اور خبردار ! میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا : اے میرے رب ! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا : آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔

چنانچہ میں بالکل اسی طرح کہوں گا جیسا کہ نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا تھا:



﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ  
أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ. إِنَّ  
تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبْدُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ﴾

” میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں رہا ، پھر جب  
تو نے مجھے فوت کر دیا تو تو ہی ان پر مطلع رہا اور  
تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے ۔ اگر تو ان کو سزا  
دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما  
دے تو تو غالب ہے اور حکمت والا ہے ۔ “

### المائدة 118:5-117

تو کہا جائے گا : جب سے آپ ان سے جدا ہوئے انہوں  
نے دین سے منہ موڑ لیا تھا اور وہ مرتد ہو گئے تھے ۔ “

صحیح البخاری 3349 و 3447 و 4625، صحیح مسلم  
2860:

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں  
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
ہوئے سنا :



(( يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ، قُلْتُ :  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ! الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى  
بَعْضٍ ؟ قَالَ : يَا عَائِشَةُ ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظَرَ بَعْضُهُمْ  
لِبَعْضٍ ))

” قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں ، ننگے بدن اور  
غیر مختون حالت میں جمع کیا جائے گا ۔ “

میں نے کہا : اے اللہ کے رسول ! مرد اور عورتیں سب  
اکٹھے ہونگے اور ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہونگے ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا : ” اے عائشہ  
! اس روز کا معاملہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے  
سے کہیں زیادہ سخت ہو گا ۔ “

صحیح البخاری : 6527، صحیح مسلم : 2859

اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا :





(( تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: أَيَبْصُرُ بَعْضُنَا  
أَوْ يَرَى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ؟ قَالَ: يَا فُلَانَةُ! ﴿لِكُلِّ امْرِئٍ  
مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾ )

” تمہیں ننگے پاؤں ، ننگے بدن اور غیر مختون حالت  
میں جمع کیا جائے گا ۔ “

ایک عورت نے کہا : کیا ہم ایک دوسرے کی شرمگاہ  
کو دیکھ رہے ہونگے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: ” اے فلانہ! ان میں سے ہر ایک کو اس دن  
ایسی فکر دامن گیر ہوگی جو اس کیلئے کافی ہوگی۔ “



سنن الترمذی: 3332 - وصححه الألبانی

ہر ایک کو اپنی فکر دامن گیر ہو گی  
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ﴿وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا.  
يُبْصِرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابٍ يَوْمِيذٍ  
بَبْنِيهِ. وَصَاحِبَتُهُ وَأَخِيهِ. وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ. وَمَنْ فِي  
الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ. كَلَّا إِنَّهَا لَأُظَى. نَزَّاعَةً لِّلشَّوَى.  
تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى . وَجَمَعَ فَأَوْعَى﴾

” اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا ( حالانکہ ) وہ ایک دوسرے کو دکھا دے جائیں گے ۔  
مجرم چاہے گا کہ وہ اپنے بیٹوں کو ، اپنی بیوی اور اپنے  
بھائی کو ، اپنے کنپے کو جو اسے پناہ دیتا تھا اور روئے  
زمین کے سب لوگوں کو اس دن کے عذاب کے بدلے  
میں دے دے ، پھر وہ (اپنے آپ کو ) نجات دلا دے ۔  
مگر ہرگز ایسا نہ ہوگا ، یقیناً وہ شعلہ والی آگ ہے  
جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے ۔ وہ ہر  
اس شخص کو پکارے گی جو پیچھے ہٹتا اور منہ  
موڑتا ہے اور جمع کر کے سنبھال رکھتا ہے ۔ “



### المعارج 70: 18-10

اور فرمایا : ﴿ فَإِذَا جَاءَتْ الصَّاحَّةُ . يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ . وَأُمُّهُ وَأَبِيهِ . وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ . لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴾

”پس جب کان بہرے کر دینے والی ( قیامت ) آجائے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی سے ، اپنی ماں اور اپنے باپ سے ، اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے دور بھاگے گا ۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر ( دامن گیر ) ہوگی جو اس کو دوسری طرف متوجہ نہ ہونے دے گی ۔“

### عبس 37: 80-33

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری :

﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾

اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ ۔“

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”اے قریش کی جماعت ! تم اپنی جانوں کا سودا خود کر لو ( اپنے انجام کی فکر کرلو ) میں تمہارے

کسی کام نہیں آؤں گا - اے بنو عبد مناف ! میں  
تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا - اے عباس بن عبد  
المطلب ! میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا - اے  
صفیہ ( رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی )  
! میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا - اور اے فاطمہ  
بنت محمد ! میرے مال سے جو چاہو مانگ لو  
( لیکن اس بات پر یقین کر لو کہ ) میں تمہارے کسی  
کام نہیں آؤں گا ۔“

### صحیح البخاری: 4771

اس حدیث کی روشنی میں غور فرمائیں کہ جب خود  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اپنے  
عزیزوں حتیٰ کہ اپنی پھوپھی اور اپنی لخت جگر کے  
کام نہیں آئیں گے تو اس دن اور کون کسی کے کام آ  
سکے گا ! کیا یہ حدیث اس بات کی دلیل نہیں کہ اس  
دن انسان کا نجات دہندہ محض اس کا عملِ صالح  
ہی ہو گا ؟ لہذا ہمیں عملِ صالح ہی کرنا چاہئے اور  
عملِ بد سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اور ہاں ! اللہ تعالیٰ  
کی رحمت کا امید وار بھی ہونا چاہئے اور اسکے ساتھ



ہمیں حسن۔ ظن ہونا چاہئے کہ وہ معاف کرنے والا ہے اور رحیم و کریم ہے۔

### روزِ قیامت کا پسینہ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

(( تُدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ - قَالَ سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ: مَا أَذْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ، أَمْسَافَةَ الْأَرْضِ أَوِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ - قَالَ: فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا، قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ ))

”قیامت کے روز سورج کو مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر رہ جائے گا (سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ میل سے مراد زمین کی مسافت ہے یا اس سے مراد وہ

میل (سلائی) ہے جس کے ذریعہ آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے عمل کے مطابق پسینے میں ہو گا ۔ ان میں سے کسی کا پسینہ اس کے ٹخنوں تک ہو گا ، کسی کا پسینہ اس کے گھٹنوں تک ہو گا ، کسی کا پسینہ اس کی کوکھ تک ہو گا ، اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ) کسی کو اس کا پسینہ لگام دے رہا ہوگا ( یعنی اس کے منہ تک ہو گا )۔

### صحیح مسلم: 2864

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا، وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ أَدَانِهِمْ ))

” قیامت کے دن پسینہ زمین میں ستر باع ( یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ ) تک جائے گا اور وہ لوگوں کے منہ یا ان کے کانوں تک پہنچ رہا ہوگا ۔ “



صحیح البخاری: 6532، صحیح مسلم: 2863

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ - قَالَ : يَوْمَ يَقُومُ  
أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ ))

” جب لوگ رب العالمین کیلئے کھڑے ہونگے ! آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس دن ان میں سے  
کسی کا پسینہ اس کے کانوں کے درمیان تک پہنچ رہا  
ہوگا۔ “

صحیح البخاری: 4938 و 6531

دعوتِ فکر و عمل

برادرانِ اسلام ! ذرا سوچئے جب قیامت قائم ہوگی  
اس دن ہماری حالت کیا ہوگی ! وہ دن یقیناً عظیم  
ہے جب ایک ماں اپنے دودھ پیتے بچے کو بھلا دے گی  
۔ جب ایک حاملہ عورت کا حمل ضائع ہو جائے گا  
۔ جب لوگ بے ہوشی کے عالم میں ہونگے اور ان پر  
شدید خوف طاری ہوگا ۔ اس شدید خوف  
ودہشت سے نجات دینے والی چیز محض اللہ تعالیٰ





کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی نافرمانی کو چھوڑ دینا ہی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز اس سے نجات نہیں دلا سکے گی۔

اور جب ایک دوست اپنے دوست کا حال تک نہیں پوچھے گا۔ ایک رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو دیکھتے ہوئے بھی اس سے دور بھاگے گا۔ جب کانوں کو بہرا کر دینے والی قیامت قائم ہو گی اور جب ہر شخص کو صرف اپنی فکر دامن گیر ہو گی حتیٰ کہ دنیا میں جو شخصیات اس سے پیار کیا کرتی تھیں اور اگر کوئی پریشانی آتی تھی تو وہ اسے اپنی آغوش میں لے لیا کرتی تھیں آج وہ بھی اس سے منہ موڑ لیں گی اور ایک مجرم یہ چاہے گا کہ یوم قیامت کے عذاب سے بچنے کیلئے وہ اپنی اولاد کو، اپنی بیوی کو، بہن بھائیوں کو اور اپنے پورے قبیلے کو حتیٰ کہ روئے زمین کے تمام انسانوں کو فدیہ کے طور پر پیش کر دے، لیکن ایسا ہر گز نہیں ہو سکے گا۔ اس دن کی آگ ایسی شدید ہو گی کہ گوشت کو ہڈیوں سے علیحدہ کر ڈالے گی۔ اُس عذاب سے نجات دلانے والی چیز





کونسی ہے ؟ یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت  
و فرمانبرداری اور اس کی نافرمانی چھوڑ دینا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ  
إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾  
”اور اس دن سے ڈرو جس میں تم سب اللہ تعالیٰ کی  
طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال  
کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا  
جائے گا۔“

### البقرة 2: 281

عزیزان گرامی ! اب ہم آپ کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ  
اس دن کی سختیوں اور ہولناکیوں سے کس طرح بچا  
جا سکتا ہے ؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :



(( مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ))

”جو شخص کسی کی دنیاوی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی کو ختم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی کو ختم کر دے گا۔“

صحیح مسلم: 2699

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی مسلمان کی پریشانیوں کو ختم کرنے میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر پریشانی کے بدلے میں قیامت کی پریشانی سے محفوظ رکھے گا۔

جبکہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کے پاس کوئی خیر کا عمل نہ ملا سوائے اس کے کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کرتا تھا کہ وہ تنگدست پر آسانی کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا : میں اس بات کا زیادہ



حق رکھتا ہوں - لہذا تم (اے فرشتو!) میرے بندے کو معاف کردو۔“

### صحیح مسلم: 1561

اسی طرح حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک مقروض کو طلب کیا تو وہ کہیں چھپ گیا۔ پھر وہ اچانک ملا تو کہنے لگا: میں تنگدست ہوں اور قرضہ واپس کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہو کہ تم واقعتاً تنگدست ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ تومیں نے کہا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ:

(( مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيُنْفُسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ ))

”جس کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی پریشانیوں سے نجات دے دے تو وہ تنگدست پر آسانی کرے یا اسے معاف کر دے۔“



## صحیح مسلم - المساقاة باب فضل إنظار

المعسر: 1563

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے بارے میں بتایا کہ اسے موت آئی اور وہ سیدھا جنت میں چلا گیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو کیا عمل کرتا تھا؟ تو اس نے خود یاد کر کے جواب دیا یا اسے یاد کرایا گیا کہ: ”میں لوگوں سے لین دین کرتا تھا تو تنگدست کو مہلت دے دیتا تھا اور وصولی میں در گذر کر دیا کرتا تھا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چنانچہ اسے بھی معاف کر دیا گیا۔“ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ حدیث تو میں نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

صحیح البخاری: 2391 و 3451، صحیح مسلم

1560:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے ( عرش کے ) سائے میں سایہ نصیب کرے گا جبکہ اس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا : عادل حکمران - اور وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت میں ہوئی - اور وہ شخص جس کا دل ہمیشہ مساجد سے لٹک رہا - اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت کی ، اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے - اور ایک وہ شخص جسے کسی عہدے دار اور خوبصورت عورت نے برائی کیلئے بلایا تو اس نے کہا : میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں - اور وہ شخص جس نے خفیہ طور پر صدقہ کیا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا - اور وہ شخص جس نے خلوت میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے - “

صحیح البخاری: 660 و 1423، صحیح مسلم: 1031  
اسی طرح حضرت کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :



(( مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ ))  
”جس شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا  
اسے معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں سایہ  
نصیب کرے گا۔“

صحیح مسلم: 3006

اس دن کی سختیوں اور ہولناکیوں سے کس طرح بچا  
جا سکتا ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :



(( مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ))

”جوشخص کسی کی دنیاوی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی کو ختم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی کو ختم کر دے گا“ -

صحیح مسلم: 2699

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی مسلمان کی پریشانیوں کو ختم کرنے میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر پریشانی کے بدلے میں قیامت کی پریشانی سے محفوظ رکھے گا۔

جبکہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کے پاس کوئی خیر کا عمل نہ ملا سوائے



اس کے کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کرتا تھا کہ وہ تنگدست پر آسانی کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا: میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ لہذا تم (اے فرشتو!) میرے بندے کو معاف کردو۔“

### صحیح مسلم: 1561

اسی طرح حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک مقروض کو طلب کیا تو وہ کہیں چھپ گیا۔ پھر وہ اچانک ملا تو کہنے لگا: میں تنگدست ہوں اور قرضہ واپس کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہو کہ تم واقعتاً تنگدست ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو میں نے کہا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ:





(( مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيُنْفُسْ  
عَنْ مُغْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ ))

”جس کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت  
کی پریشانیوں سے نجات دے دے تو وہ تنگدست پر  
آسانی کرے یا اسے معاف کر دے۔“

صحیح مسلم - المساقاة باب فضل إنظار  
المعسر: 1563

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے  
بارے میں بتایا کہ اسے موت آئی اور وہ سیدھا جنت  
میں چلا گیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو کیا عمل کرتا  
تھا؟ تو اس نے خود یاد کر کے جواب دیا یا اسے یاد  
کرایا گیا کہ: ”میں لوگوں سے لین دین کرتا تھا تو  
تنگدست کو مہلت دے دیتا تھا اور وصولی میں در



گذر کردیا کرتا تھا ۔ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”چنانچہ اسے بھی معاف کردیا گیا ۔“ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا : یہ حدیث تو میں نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

صحیح البخاری : 2391 و 3451، صحیح مسلم  
1560:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں سایہ نصیب کرے گا جبکہ اس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا : عادل حکمران ۔ اور وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت میں ہوئی ۔ اور وہ شخص جس کا دل ہمیشہ مساجد سے لٹکایا ۔ اور وہ دو آدمی جنہوں



نے اللہ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت کی ،  
اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ۔ اور ایک  
وہ شخص جسے کسی عہدے دار اور خوبصورت  
عورت نے برائی کیلئے بلایا تو اس نے کہا : میں اللہ  
تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ۔ اور وہ شخص جس نے خفیہ  
طور پر صدقہ کیا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی  
پتہ نہ چل سکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا  
۔ اور وہ شخص جس نے خلوت میں اللہ کو یاد کیا  
تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ۔ “

صحیح البخاری : 660 و 1423 ، صحیح مسلم : 1031

اسی طرح حضرت کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان  
کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا :

(( مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ ))



”جس شخص نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اسے معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں سایہ نصیب کرے گا۔“

## صحیح مسلم: 3006

مقام محمود... تمام اہل محشر کیلئے شفاعت

ہم یہ بات مختلف احادیث کے حوالے سے پہلے عرض کر چکے ہیں کہ قیامت کا دن بہت سخت اور انتہائی لمبا (پچاس ہزار سال کے برابر) ہو گا۔ اس دن سورج بہت ہی قریب ہو گا اور اس کی گرمی سے لوگ اپنے پسینوں میں ڈوب رہے ہونگے۔ وہ اس دن کی سختیوں سے تنگ آ جائیں گے اور اس بات کی خواہش کا اظہار کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کا حساب و کتاب شروع کرے اور جلد از جلد ان کا فیصلہ فرمائے۔ چنانچہ وہ مختلف انبیاء کے پاس اس



سلسلے میں جائیں گے ... لیجئے تفصیلی واقعہ  
سماعت فرمائیے :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
کچھ گوشت لایا گیا (چنانچہ اسے پکانے کے بعد ) اس  
کے بازو کا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جو  
آپ کو بہت پسند تھا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دانتوں کے ساتھ گوشت کو توڑ توڑ کر کھایا اور پھر  
فرمایا :

” میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا اور کیا  
تمہیں پتہ ہے کہ ایسا کس طرح ہو گا؟ اللہ تعالیٰ  
تمام لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرے گا  
جہاں ایک منادی ( پکارنے والے ) کی آواز کو سب سن  
سکیں گے اور سب کو بیک نظر دیکھا جاسکے گا ۔  
سورج قریب آجائے گا اور لوگوں کے غم اور صدمے کا  
یہ عالم ہو گا کہ وہ بے بس ہو جائیں گے اور اپنی  
پریشانیوں کو برداشت نہیں کر سکیں گے ۔ چنانچہ  
وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ

ہم سب کی حالت کیا ہو رہی ہے ؟ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہماری پریشانی کا عالم کیا ہے ؟ تو کیا تم کسی ایسے شخص کو نہیں ڈھونڈتے جو تمہارے رب کے ہاں تمہارے حق میں شفاعت کرے ؟ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے : چلو آدم ( علیہ السلام ) کے پاس چلتے ہیں - پھر ان کے پاس جا کر ان سے کہیں گے :

اے آدم ! آپ ہمارے اور تمام انسانوں کے باپ ہیں ، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح سے روح پھونکی - اور اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو وہ آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے - آپ اپنے رب کے ہاں شفاعت کریں ، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری حالت کیا ہو رہی ہے ؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری پریشانی کا عالم کیا ہے ؟

حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے : بے شک میرا رب آج اتنا غضبناک ہے جتنا پہلے نہ تھا اور نہ ہی پھر کبھی ہو گا - اور اس نے مجھے درخت کے قریب جانے سے منع کیا تھا لیکن میں نے اس کی

نافرمانی کی تھی (نَفْسِیْ نَفْسِیْ) آج تو مجھے اپنی ہی فکر لاحق ہے ، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ اور میری رائے یہ ہے کہ تم نوح (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے :

اے نوح ! آپ زمین پر اللہ کے پہلے رسول تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے شکر گزار بندہ قرار دیا۔ آپ اپنے رب کے ہاں شفاعت کریں ، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری حالت کیا ہو رہی ہے ؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری پریشانی کا عالم کیا ہے ؟

حضرت نوح علیہ السلام جواب دیں گے : بے شک میرا رب آج اتنا غضبناک ہے جتنا پہلے کبھی نہ تھا اور نہ ہی پھر کبھی ہو گا۔ اور میں نے اپنی قوم پر بددعا کی تھی ، اس لئے (نَفْسِیْ نَفْسِیْ) آج تو مجھے اپنی ہی فکر لاحق ہے۔ تم ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے :



اے ابراہیم ! آپ اللہ کے نبی اور تمام اہل زمیں میں سے آپ ہی اس کے خلیل تھے ۔ آپ اپنے رب کے ہاں شفاعت کریں ، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری حالت کیا ہو رہی ہے ؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری پریشانی کا عالم کیا ہے ؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب دیں گے : بے شک میرا رب آج اتنا غضبناک ہے جتنا پہلے کبھی تھا اور نہ پھر کبھی ہو گا ۔ وہ (ابراہیم علیہ السلام) اپنی تین غلطیاں یاد کریں گے اور کہیں گے : (نَفْسِیْ نَفْسِیْ) آج تو مجھے اپنی ہی فکر لاحق ہے ۔ تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ ۔ چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے :

اے موسیٰ ! آپ اللہ کے رسول ہیں ، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ساتھ اور آپ کے ساتھ کلام کر کے دوسرے لوگوں پر فضیلت دی ۔ آپ اپنے رب کے ہاں شفاعت کریں ، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری





حالت کیا ہو رہی ہے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ  
ہماری پریشانی کا عالم کیا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے: بے شک  
میرا رب آج اتنا غضبناک ہے جتنا پہلے کبھی نہ تھا اور  
نہ ہی پھر کبھی ہو گا۔ اور میں نے ایک ایسی جان  
کو قتل کر دیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں  
دیا گیا تھا (نَفْسِیْ نَفْسِیْ) آج تو مجھے اپنی ہی فکر  
لاحق ہے۔ تم عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس چلے  
جاؤ۔ چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں  
گے اور ان سے کہیں گے:

اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے ماں کی  
گود میں لوگوں سے بات چیت کی، آپ اللہ کے کلمہ  
(کن) سے پیدا شدہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مریم  
علیہا السلام کی طرف ڈال دیا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ  
کی روح سے ہیں۔ لہذا آپ اپنے رب کے ہاں شفاعت  
کریں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری حالت کیا ہو  
رہی ہے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری پریشانی کا  
عالم کیا ہے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے : بے شک میرا رب آج اتنا غضبناک ہے جتنا پہلے کبھی نہ تھا اور نہ ہی پھر کبھی ہو گا۔ انہیں اپنی کوئی غلطی یاد نہیں آئے گی مگر پھر بھی وہ کہیں گے : ( نَفْسِیْ نَفْسِیْ ) آج تو مجھے بس اپنی ہی فکر لاحق ہے ۔ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ ۔ تم محمد ( صلی اللہ علیہ وسلم ) کے پاس چلے جاؤ ۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور کہیں گے :

اے محمد ( صلی اللہ علیہ وسلم ) ! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الأنبیاء ہیں اور آپ کی اگلی پچھلی خطائیں اللہ تعالیٰ نے معاف کر دی ہیں۔ آپ اپنے رب کے ہاں شفاعت کریں ، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری حالت کیا ہو رہی ہے ؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہماری پریشانی کا عالم کیا ہے ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے آکر اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے شرح صدر عطا کرے گا اور مجھے اپنی حمد و ثناء کے ایسے



ایسے الفاظ الہام کرے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر  
اس نے الہام نہیں کئے تھے - پھر کہے گا :

( يَا مُحَمَّدُ ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهُ ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ )

اے محمد ! اپنا سر اٹھاؤ اور سوال کرو آپ کا مطالبہ  
پورا کیا جائے گا - اور آپ شفاعت کریں آپ کی  
شفاعت قبول کی جائے گی - چنانچہ میں اپنا سر  
اٹھاؤں گا اور کہوں گا : ( يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ ) اے میرے  
رب ! میری امت ( کو معاف کر دے ) ، میری امت ( کو  
جہنم سے بچا لے ) کہا جائے گا: ( اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ  
اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ  
الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَائِ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ  
الْاَبْوَابِ )

اے محمد ! اپنی امت کے ہر اس شخص کو جو  
حساب و کتاب سے مستثنیٰ ہے جنت کے دائیں  
دروازے سے جنت میں داخل کر دیں - یہ لوگ جنت  
کے باقی دروازوں سے جانے کے بھی مجاز ہونگے - اس  
ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! بے



شک جنت کے ہر دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ  
ہو گا جتنا مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان یا مکہ  
مکرمہ اور بُصری کے درمیان ہے۔“

(بخاری کی روایت میں مکہ مکرمہ اور حمیر کا ذکر  
ہے -)

صحیح البخاری: 3340 و 3361 و 4712، مسلم: 194

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
”لوگ قیامت کے دن گھٹنوں کے بل گرے ہوئے  
ہونگے، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے جائے گی اور کہے  
گی: اے فلاں! شفاعت کریں، اے فلاں! سفارش  
کریں یہاں تک کہ شفاعت کیلئے حضرت محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائے گا۔ اور یہی وہ دن  
ہے جب اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام  
محمود پر فائز کرے گا۔“

صحیح البخاری: 4718



یومِ قیامت ---- پیشی کا دن ہے  
یعنی اُس دن لوگوں پر ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے  
جیسا کہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”  
قیامت کے دن جس شخص کا حساب ہو گا اسے  
عذاب دیا جائے گا۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں  
فرمایا: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ یعنی اس کا  
حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



” اس سے مراد حساب نہیں بلکہ اس سے مراد (عرض  
( یعنی پیش کیا جانا ہے اور جس سے حساب و کتاب  
کے دوران پوچھ گچھ کی جائے گی اسے عذاب دیا جائے  
گا۔ “

صحیح البخاری: 103 و 4939، صحیح مسلم : 2876

اور حضرت ابو موسیٰ الأشعری رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا:

(( يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عُرْضَاتٍ: فَأَمَّا  
عُرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ، وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ  
الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ ))

” لوگوں کو قیامت کے دن تین طرح سے پیش کیا جائے  
گا۔ پہلی دو پیشیوں میں مباحثہ ہو گا اور حجت  
قائم کی جائے گی جبکہ تیسری پیشی کے بعد ہاتھوں



میں اعمال نامے پکڑائے جائیں گے - کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑے گا اور کوئی بائیں ہاتھ سے - ”

سنن الترمذی: 2425، سنن ابن ماجہ: 4277، مسند أحمد: 4/414۔ وقال الترمذی: ولا یصح ہذا لحديث من قبل أن الحسن لم یسمع من أبي ہریرة۔ وقال الحافظ فی الفتح: 11/403: وأخرجه البیهقی فی البعث بسند حسن عن عبد الله بن مسعود موقوفا

الحکیم الترمذی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ خواہش پرستی کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گے کیونکہ وہ اپنے رب کو نہیں پہچانتے ہونگے اور وہ یہ گمان کر بیٹھیں گے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گے تو اس طرح ان کی جان چھوٹ جائے گی اور ان کی حجت کو قبول کر لیا جائے گا - اور جہاں تک مومنوں کی پیشی کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں خلوت میں بلائے گا اور خلوت ہی میں جسے ڈانٹنا ہو گا ڈانٹے گا - اور اس وقت مومنوں کی حالت یہ ہوگی کہ وہ اللہ



تعالیٰ سے شرم کے مارے پسینے میں ڈوب رہے ہونگے  
پھر اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر انہیں جنت میں  
بھیج دے گا ۔

لہذا ذرا تصور کیجئے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے  
کھڑے ہونگے ، آپ کے ہاتھ میں آپ کا نامہ اعمال  
ہو گا جس میں آپ کا ہر عمل لکھا ہوا ہو گا اور ہر  
ایسا عمل جسے آپ دنیا میں لوگوں سے چھپاتے تھے  
آج وہ ظاہر ہو رہا ہو گا ۔ اور نامہ اعمال کوئی ایسا  
عمل نہیں چھوڑے گا جسے آپ نے دنیا میں کمایا ہو  
گا ۔ آپ انتہائی خوف کی حالت میں اپنا نامہ اعمال  
خود پڑھ رہے ہونگے اور آپ کے سامنے اور آپ کے  
پیچھے قیامت کی ہولناکیاں ہی ہولناکیاں ہونگی ۔  
اور کتنی ایسی برائیاں ہونگی جنہیں آپ دنیا میں  
بھول چکے تھے لیکن آج آپ انہیں اپنے سامنے دیکھ کر  
دنگ رہ جائیں گے ۔ اور کتنے عمل ایسے ہونگے جن کے  
بارے میں آپ کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ  
تھی کہ یہ قیامت کے دن میرے سامنے آجائیں گے ۔  
ہائے اس دن کی حسرت و پشیمانی اور ہائے اس دن کی  
ندامت و شرمندگی !!





حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

” روزِ قیامت اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کرے گا،  
پھر اسے دوسرے لوگوں کی نظروں سے اوجھل کر کے  
اس کے گناہوں کا اس سے اعتراف کروائے گا اور کہے گا  
: کیا تم ( فلاں گناہ ) کو جانتے ہو ؟ وہ کہے گا : ہاں  
اے میرے رب میں جانتا ہوں ۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا  
: میں نے تمہارے گناہوں پر دنیا میں بھی پردہ ڈال  
دیا تھا اور آج بھی انہیں معاف کر رہا ہوں ۔ پھر اسے  
اس کی نیکیوں کا نامہ اعمال دیے دیا جائے گا ۔ رہے  
کفار اور منافق تو انہیں تمام لوگوں کے سامنے پکارا  
جائے گا اور کہا جائے گا : یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ  
تعالیٰ پر جھوٹ باندھا تھا۔“

صحیح البخاری : 2441 و 4685 و 6070، صحیح  
مسلم : 2786

اسی طرح حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”----- روزِ قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کے بارے میں فرشتوں سے (کہا جائے گا : اس پر اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو اور اس کے بڑے بڑے گناہوں کو (ابھی) ظاہر نہ کرو ۔ پھر اس پر اس کے چھوٹے گناہوں کو پیش کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا : تم نے فلاں دن فلاں عمل کیا تھا اور فلاں دن فلاں عمل کیا تھا۔ وہ اپنے ان گناہوں کا اقرار کرے گا اور انکار نہیں کر سکے گا اور اپنے بڑے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہو گا کہ ابھی وہ بھی پیش کئے جائیں گے لیکن اسے کہا جائے گا : تمہارے لئے ہر برائی کے بدلے ایک نیکی ہے ۔ تو وہ کہے گا : اے میرے رب ! میں نے کئی اور گناہ بھی کئے تھے جو یہاں مجھے نظر نہیں آرہے ؟

راوئحہ حدیث کا بیان ہے کہ یہ بات کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی (مبارک ) داڑھیں نظر آنے لگیں ۔



## صحیح مسلم: 190

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کئی بندوں کے گناہوں پر پردہ ڈال دے گا اور انہیں اپنے خاص فضل و کرم سے جنت میں داخل کر دے گا۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے :  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

(( لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ))  
((

”اللہ تعالیٰ اگر اپنے کسی بندے پر دنیا میں پردہ ڈالتا ہے تو اس پر قیامت کے دن بھی پردہ ڈال دے گا۔“

## صحیح مسلم: 2590

دوسری روایت میں ہے:



(( مَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ عَوْرَتَهُ، سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ ))

” جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا  
ہے اللہ تعالیٰ یوم قیامت کو اسکے عیبوں پر پردہ ڈال  
دے گا۔ “

صحیح مسلم: 2699

یوم قیامت ---- حساب کا دن ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں :



﴿ اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴾

” لے خود اپنی کتاب آپ ہی پڑھ لے - آج تو تو آپ  
ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہے - “

## الإسراء 17

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ” اور جس  
چودھویں رات کو آسمان پر بادل نہ ہوں کیا اس  
میں تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی شک و شبہ  
ہوتا ہے؟ “ انہوں نے کہا : نہیں -

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ” اس ذات کی  
قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! اسی طرح  
تمہیں اپنے رب کو دیکھنے میں بھی کسی قسم کا  
شک و شبہ نہیں ہوگا - “

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ” بندہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ کہے گا : اے میرے بندے ! بتاؤ کیا میں نے تمہیں عزت نہیں دی تھی ؟ کیا تمہیں سیادت ( اپنی قوم کی سرداری ) عطا نہیں کی تھی ؟ کیا تمہیں بیوی عنایت نہیں کی تھی اور گھوڑے اور اونٹ تمہارے تابع نہیں کئے تھے ؟ اور میں نے تمہیں ڈھیل نہیں دیئے رکھی کہ تم اپنی قوم کی سرداری کر لو اور خوب کھا پی لو اور عیش کرلو ؟ بندہ کہے گا : کیوں نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کہے گا : تو کیا تم نے کبھی یقین کیا تھا کہ تم مجھ سے ملنے والے ہو ؟ وہ کہے گا : نہیں ۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا : آج میں بھی تمہیں بھلا رہا ہوں جیسا کہ تم نے مجھے بھلا دیا تھا ۔

پھر دوسرا بندہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ویسے ہی کہے گا جیسے پہلے شخص کو کہا تھا ۔

پھر تیسرا شخص آئے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ویسے ہی کہے گا جیسے پہلے دونوں کو کہا تھا ۔ یہ تیسرا شخص جواب دے گا : اے میرے رب ! میں تجھ پر اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا ،

نماز پڑھتا تھا ، صدقہ دیتا تھا ، روزے رکھتا تھا  
اور وہ اپنی تعریف جہاں تک کرسکے گا کرے گا ۔ اللہ  
تعالیٰ کہے گا : تب تم یہیں ٹھہر جاؤ (آج تم سے پورا  
پورا حساب لیا جائے گا ) پھر اللہ تعالیٰ کہے گا : اب  
ہم تجھ پر گواہی قائم کریں گے ۔ تو وہ بندہ اپنے  
دل میں کہے گا کہ آخر وہ کون ہو گا جو میرے  
خلاف گواہی دے گا ؟

اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگا دے گا اور اس کی ران  
سے کہا جائے گا : بولو ۔ تو اس کی ران ، اس کا گوشت  
اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کے بارے میں بولیں گی  
تاکہ اس کے پاس کوئی عذر باقی نہ رہے ۔ یہ شخص  
منافق ہو گا جسے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا ہو  
گا۔ ”

صحیح مسلم: 2968

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے روز  
انسان کے اعضاء میں سے سب سے پہلے اس کی ران اس  
کے خلاف گواہی دے گی ۔ یہ اسے ذلیل و رسوا کرنے



کیلئے ہو گا کیونکہ وہ دنیا میں کھلم کھلا برائیاں کرتا تھا ، اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اسے رسوا کر کے چھوڑے گا ۔

یوم قیامت ---- باز پرس کا دن ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( أَلَا كُلكُمْ رَاعٍ وَكُلكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ ، أَلَا فَكُلكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ))





”خبردار! تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ پس جس شخص کو لوگوں کا امیر (حکمران) بنایا گیا اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہوتا ہے تو اس سے بھی ان کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہوتی ہے سو اس سے بھی اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے گی۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہوتا ہے اس لئے اس سے بھی اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ خبردار! تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس کی ذمہ داری کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا۔“

صحیح البخاری: 2554 و 5188 و 5200 و 893،  
صحیح مسلم: 1829



سوال کس چیز کے متعلق ہوگا ؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ  
النِّعَمِ﴾

”پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کے  
متعلق سوال ہوگا۔“

التكاثر:8:102

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں اور ان کے متعلق  
سوال سے مراد یہ ہے کہ انسان سے یہ پوچھا جائے گا  
کہ تم نے ان نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں کھپایا  
تھا یا انہیں اس کی نافرمانی میں ضائع کر دیا تھا ؟ اور  
جس نے تمہیں یہ نعمتیں عطا کی تھیں تم نے اسی  
کے حکم کے مطابق زندگی بسر کی تھی یا من مانی کی  
تھی ؟ اور کیا تم نے ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر



ادا کرتے ہوئے اس کی اطاعت کی تھی یا اس کی  
معصیت ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

(( إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ  
يُقَالَ لَهُ : أَلَمْ نُنْصَحْ لَكَ جِسْمَكَ ؟ وَنُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ  
الْبَارِدِ ))

” بے شک بندے سے قیامت کے دن نعمتوں میں سے  
سب سے پہلے اس نعمت کا سوال کیا جائے گا کہ کیا  
ہم نے تمہیں تندرستی نہیں دی تھی ؟ اور کیا ہم  
نے تمہیں ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا ؟ “

سنن الترمذی: 3358 - وصححه الألبانی فی صحیح  
الجامع الصغير: 2022



اور حضرت ابو برزہ الأسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( لَا تَزُولُ قَدَمًا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهِ  
فِيْمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيْمَ فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ  
اِكْتَسَبَهُ وَفِيْمَ أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيْمَ أَبْلَاهُ ))

” قیامت کے دن بندے کے قدم نہیں ہل سکیں گے  
یہاں تک کہ اس سے سوال کیا جائے گا کہ اس نے  
زندگی کیسے گزاری ؟ علم پر کتنا عمل کیا ؟ مال کہاں  
سے کمایا اور کہاں پر خرچ کیا ؟ اور جسم کس چیز  
میں کھپایا ؟ “

سنن الترمذی : 2417 - وصححه الألبانی



اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا :

(( لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى  
يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ : عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ  
أَبْلَاهُ، وَوَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ ، وَ مَاذَا عَمِلَ  
فِيمَا عَلِمَ ))

” قیامت کے دن پانچ چیزوں کے بارے میں سوالات  
سے پہلے کسی بندے کے قدم اپنے رب کے پاس سے ہل  
نہیں سکیں گے : عمر کے بارے میں کہ اس نے کیسے  
گزاری ؟ جوانی کے بارے میں کہ اس نے اسے کس چیز  
میں کھپایا ؟ مال کے بارے میں کہ اس نے اسے کہاں  
سے کمایا اور کہاں پر خرچ کیا ؟ اور علم کے بارے میں  
کہ اس نے اس پر کتنا عمل کیا ؟ “

سنن الترمذی : 2416 - وصححه الألبانی



## یوم قیامت ----- فیصلہ کا دن ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( مَا مِنْ صَاحِبِ ذَنْبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُودَّى مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ ))

” جس شخص کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اس کا حق ( زکاۃ ) ادا نہ کرتا ہو ، قیامت کے دن اس کیلئے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی جنہیں جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا ، پھر ان کے ساتھ اس کے پہلو ، اس کی پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا ۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو انہیں دوبارہ گرم کیا



جائے گا اور پھر اسے داغا جائے گا - اور جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں کر دیا جائے گا اس کے ساتھ یہ سلوک بدستور جاری رہے گا جبکہ وہ دن پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا - ”

### صحیح مسلم - الزکاة باب إثم مانع الزکاة: 987

لہذا میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کیا کرو تاکہ آپ روزِ قیامت کی پشیمانیوں اور ندامتوں سے بچ سکیں - اور تاکہ آپ کو آپ کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے اور آپ کامیابی پانے والوں میں سے ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے پرہیز کیا کرو تاکہ آپ کو آپ کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ پکڑایا جائے اور پھر آپ نعوذ باللہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں - اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت میں اپنی رضا نصیب فرمائے -



اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے گفتگو کرے گا اور دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ  
تَرْجُمانٌ فَيَنْظُرُ أَيَمَنْ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ  
مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ  
تَلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ - وفي رواية :  
وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ))

” اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر شخص سے عنقریب ہم کلام ہوگا اور دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے عمل ہی نظر آئیں گے اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی اسے اپنے عمل ہی نظر آئیں گے۔ اور اپنے





سامنے دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی - لہذا تم  
جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے آدھے حصے کا صدقہ  
کر کے ہی - دوسری روایت میں ہے : اگرچہ ایک  
اچھی بات کہہ کر ہی۔“

### صحیح البخاری: 6539 و 1413

لہذا عقلمند انسان وہ ہے جو اس دن کی تیاری کرتا  
ہے اور اس کیلئے نیکیوں کا زادِ راہ دنیا ہی سے لے لیتا  
ہے کیونکہ وہاں دینار و درہم کام نہ آئیں گے - اور  
جس شخص کی نیکیوں کا وزن ترازو میں زیادہ ہو گا  
وہ ایک پسندیدہ زندگی گزارے گا۔ اور جس کی  
برائیوں کا وزن زیادہ ہو گا اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا -  
والعیاذ باللہ



اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے گفتگو کرے گا اور دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ  
تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ  
مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ  
تَلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ - وفي رواية :  
وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ))

” اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر شخص سے عنقریب ہم کلام ہوگا اور دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے عمل ہی نظر آئیں گے اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا



تو ادھر بھی اسے اپنے عمل ہی نظر آئیں گے۔ اور اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی۔ لہذا تم جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے آدھے حصے کا صدقہ کر کے ہی۔ دوسری روایت میں ہے: اگرچہ ایک اچھی بات کہہ کر ہی۔“

### صحیح مسلم: 2582

لہذا عقلمند انسان وہ ہے جو اس دن کی تیاری کرتا ہے اور اس کیلئے نیکیوں کا زادِ راہ دنیا ہی سے لے لیتا ہے کیونکہ وہاں دینار و درہم کام نہ آئیں گے۔ اور جس شخص کی نیکیوں کا وزن ترازو میں زیادہ ہو گا وہ ایک پسندیدہ زندگی گزارے گا۔ اور جس کی برائیوں کا وزن زیادہ ہو گا اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔  
والعیاذ باللہ

”تم قیامت کے روز حق والوں کے حقوق ضرور بالضرور ادا کرو گے یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ بھی لیا جائے گا۔“



اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ ، وَإِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ ))

” جس کسی کے پاس اس کے بھائی کا حق ہو اس کی عزت سے یا کسی اور چیز سے ‘ تو وہ آج ہی اس سے آزاد ہو جائے ( یعنی یا تو وہ حق اسے ادا کر دے یا اسے اس سے معاف کروا لے - ) اس دن کے آنے سے پہلے جب نہ دینار ہو گا نہ درہم - اور اگر اس کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو اس کے حق کے بقدر اس سے نیک اعمال لے لئے جائیں گے - اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی تو صاحب حق کی بعض برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی - “



صحیح البخاری: 2449 و 6534

حقوق العباد کے بارے میں پوچھ گچھ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( أَتَذُرُونَ مَا الْمُفْلِسُ ؟ ))

”کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے ؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا :

(( الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ ))



”ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو  
اور نہ کوئی اور ساز و سامان ۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ  
وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ  
هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا ، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ  
حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ  
يُقْضَى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ  
طُرِحَ فِي النَّارِ ))

”میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن  
نماز ، روزے اور زکاۃ لیکر آئے گا اور اس نے کسی کو  
گالی دی ہو گی ، کسی پر بہتان باندھا ہو گا ، کسی کا  
مال کھالیا ہو گا ، کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی  
کو مارا ہو گا۔ لہذا ان میں سے ہر ایک کو اس کے



حق کے بقدر اس کی نیکیاں دی جائیں گی ۔ اور اگر ان کے حقوق پورے ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ لے کر اس کی گردن میں ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

### صحیح مسلم: 2581

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِينَارٌ أَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ ،  
لَيْسَ ثُمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ ))

” جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ اس پر کسی کے دینار اور درہم تھے تو ( قیامت کے روز ) اس کی نیکیوں سے اس کا حق ادا کیا جائے گا کیونکہ وہاں دینار اور درہم نہیں ہونگے ۔ “



## سنن ابن ماجہ: 2414۔ وصحہ الألبانی

ذرا غور فرمائیے کہ اس دور میں کئی لوگ 'لوگوں کی عزتوں کو کھلونا بنا کر اور ان کے مال لوٹ کر کتنے خوش و خرم رہ رہے ہیں جبکہ قیامت کے روز ان کی حسرت و ندامت کی انتہا ہوگی جب ظالم و مظلوم سب اللہ تعالیٰ کی عدالتِ انصاف میں کھڑے ہونگے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی نیکیاں لے کر مظلوموں میں بانٹ دے گا۔ اگر ان کے ہاں نیکیاں نہیں ہونگی یا ہو نگی مگر پوری نہیں ہونگی تو اللہ تعالیٰ مظلوموں کے گناہ لے کر ان کی گردنوں میں ڈال دے گا! اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے:

( حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا، وَزِنُوا قَبْلَ أَنْ تُوزَنُوا )





” تم اپنا محاسبہ خود ہی کرلو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے ۔ اور اپنے آپ کو خود ہی تول لو اس سے پہلے کہ تمہیں تولا جائے ۔ “

### إِغَاثَةُ الْلَهْفَانِ لِابْنِ الْقِيمِ :ص94

یہاں محاسبہ سے مراد یہ ہے کہ آج ہی توبہ کرلو اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق بھی پورے کر لو ۔

حضرات! روزِ قیامت کے حساب و کتاب کے متعلق بقیہ گذارشات ہم آئندہ خطبہ جمعہ میں بیان کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

سب سے پہلے اُمتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حساب ہوگا



حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ، يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ  
الْأُمِّيَّةُ وَنَبِيِّهَا؟ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ ))

” ہم امتوں میں آخری امت ہیں لیکن حساب سب  
سے پہلے ہماری امت کا ہو گا ۔ کہا جائے گا : کہاں ہے  
اُمّی امت اور اس کا نبی ؟ تو ہم اگرچہ آخری ہیں  
لیکن ( روزِ قیامت ) سب سے آگے ہونگے ۔ “

سنن ابن ماجہ:4290۔ وصححه الألبانی  
دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا :



( فَتَفَرِّجُ لَنَا الْأُمَمَ عَنْ طَرِيقِنَا ، فَنَمُضِي غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ  
آثَارِ الْوُضُوءِ ، فَتَقُولُ الْأُمَمُ : كَادَتْ بِذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ تَكُونَ  
أَنْبِيَاءَ كُلِّهَا )

” امتیں ہمارے راستے سے ہٹ جائیں گی ، لہذا ہم  
آگے بڑھ جائیں گے اور وضو کے نشانات کی وجہ سے  
ہمارے ہاتھ پاؤں چمک رہے ہونگے ۔ چنانچہ امتیں  
کہیں گی : قریب تھا کہ اس امت کے تمام لوگ انبیاء  
ہوتے ۔ “

مسند أحمد: 4:2546/330 وقال محققه : حسن لغیره

سب سے پہلے جن اعمال کا حساب لیا جائے گا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا :



(( أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدَّمَائِ ))

” لوگوں کے درمیان روزِ قیامت سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ کیا جائے گا ۔ “

صحیح البخاری: 6533، صحیح مسلم: 1678

اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا :

(( أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْتَوِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ  
لِلْخُصُومَةِ ))



”میں قیامت کے دن سب سے پہلا شخص ہوں گا  
جو خصومت کیلئے رحمن کے سامنے دو زانو ہو کر  
بیٹھے گا۔“

صحیح البخاری: 3965

اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ وہ اور ان کے دو رفقاء  
جنہوں نے جنگ بدر کے آغاز میں تین مشرکین سے  
مبارزہ کیا تھا اور انہیں شکست سے دو چار کیا تھا ،  
قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی عدالت میں سب سے پہلے  
ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا ۔

جبکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا :

(( أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ: الصَّلَاةُ، وَأَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ  
النَّاسِ: فِي الدَّمَايِ ))



”سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔  
اور لوگوں کے درمیان روزِ قیامت سب سے پہلے  
خونوں کا فیصلہ کیا جائے گا۔“

سنن النسائي: 3991- وصحة الألبانی

ان احادیث کے متعلق علماء کرام کا کہنا ہے کہ قیامت  
کے روز عبادات میں سب سے پہلے نماز کا اور معاملات  
میں سب پہلے خون کا حساب ہوگا۔ اس سے آپ اس  
بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ عبادات میں نماز کس

قدر اہم ہے ! اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا۔ اور بندہ مومن اور  
کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز بھی یہی نماز ہے۔  
قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں نماز کی بار بار تاکید  
کی گئی ہے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اپنے انتقال سے کچھ لمحات پہلے سب سے آخری  
وصیت یہی کی کہ ( اَلصَّلَاةُ الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ )  
”لوگو ! نماز کا خیال رکھنا اور اپنے ماتحت لوگوں کے



حقوق کو ادا کرنا - ” اس لئے ہم سب کو پانچوں فرض نمازوں کی پابندی کرنی چاہئے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی غفلت یا سستی نہیں برتنی چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

(( إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ الصَّلَاةُ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، وَإِنْ أَنْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَةٍ قَالَ الرَّبُّ : اُنْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكْمَلُ بِهَا مَا أَنْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ ))

” بے شک روزِ قیامت بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر حساب میں نماز ٹھیک نکلی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا۔ اور اگر نماز فاسد نکلی تو وہ ذلیل اور خسارہ پانے والا ہوگا۔ اور اگر فرض نماز میں کوئی نقص پایا گیا تو اللہ



تعالیٰ کہے گا : دیکھو ! کیا میرے بندے نے کوئی نفل نمازی پڑھی تھی ؟ چنانچہ نفل کے ذریعے فرض نمازوں کا نقص پورا کر دیا جائے گا۔ پھر تمام اعمال کا حساب اسی طرح لیا جائے گا ۔ ”

سنن الترمذی والنسائی وابن ماجہ - صحیح الجامع  
للألبانی: 2020

کافر اور منافق کے اعضاء بھی ان کے خلاف گواہی دیں  
گے

کفار سے بھی ایمان اور اسلام کے ارکان مثلاً ایمان باللہ ، ایمان بالرسول ، ایمان بالیوم الآخر اور نماز، روزہ وغیرہ کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور ان کا محاسبہ کیا جائے گا ۔ اور انہیں ان ارکان کی عدم ادائیگی پر ضرور بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:





﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ. قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ . وَلَمْ نَكُ نُطْعِمِ الْمِسْكِينَ . وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ . وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ. حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ ﴾

” تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا ؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے ، مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے ، ہم بحث کرنے والے (منکرین ) کا ساتھ دے کر بحث مباحثے میں مشغول رہتے تھے اور روزِ جزاء کو جھٹلاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی ۔“

المدثر 48:42-74

اور خود ان کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے  
جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے :



﴿الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَابِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ  
أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾

” آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہریں لگا دیں گے اور  
ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے - اور ان کے پاؤں ان  
کاموں کی گواہیاں دیں گے جو وہ کرتے تھے - “

یس 36: 65

اور فرمایا: ﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاؤُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ  
يُوزَعُونَ. حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاؤُوا بِهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ  
وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ . وَقَالُوا لِمَ لُجُودِمْ  
لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ  
وَبُئِيَ خَلْقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾

” اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لئے  
جائیں گے اور ان سب کو جمع کر دیا جائے گا یہاں تک  
کہ جب بالکل جہنم کے پاس آجائیں گے تو ان پر ان

کے کان ، ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی ۔ یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی ؟ وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے ۔ اسی نے تمہیں اول مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے ۔ ”

### حم السجدة 19-41:21

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ، اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں ؟ ہم نے کہا : اللہ اور اس کے رسول ( صلی اللہ علیہ وسلم ) زیادہ جانتے ہیں ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں اس بات سے ہنس رہا ہوں کہ قیامت کے دن ایک بندہ اپنے رب



سے کہے گا : اے میرے رب ! کیا تو نے مجھے ظلم سے  
نہیں بچایا ؟ اللہ تعالیٰ کہے گا : کیوں نہیں - وہ کہے  
گا : تو میں اپنے متعلق اپنے گواہ کی گواہی ہی قبول  
کروں گا ( کسی اور کی نہیں کروں گا۔ )

چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگا دے گا اور  
اس کے اعضاء سے کہے گا : بولو - تو وہ بول کر اس  
کے اعمال کی گواہی دیں گے - پھر اللہ تعالیٰ اسے بولنے  
کی اجازت دے گا - لہذا وہ اپنے اعضاء سے کہے گا :  
دور ہو جاؤ ، دفع ہو جاؤ ، میں دنیا میں تمہیں بچا  
بچا کر رکھتا تھا اور آج تم بھی میرے خلاف گواہی  
دے رہے ہو ؟ ”

صحیح مسلم: 2969

زمین کی شہادت ... اور مال کی شہادت



روزِ قیامت زمین بھی گواہی دے گی اور اپنی خبریں بیان کرے گی کہ کس نے کہاں پر کیا عمل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا. بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا﴾

”اس دن زمین اپنی ساری خبریں بیان کر دے گی، اس لئے کہ آپ کے رب نے اسے حکم دیا ہو گا۔“

الزلزال 5:99-4

اسی طرح مال بھی گواہی دے گا جیسا کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:



(( إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلُوٌّ ، وَنِعَمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ  
لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينُ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ - أَوْ كَمَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ  
بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ ))

” بے شک یہ مال سر سبز و شاداب اور خوش ذائقہ  
ہے۔ اور یہ اس مسلمان کا بہترین ساتھی ہے جو اس  
میں سے مسکین ، یتیم اور مسافر پر خرچ کرتا ہے۔  
اور جو اسے ناجائز طریقے سے حاصل کرتا ہے وہ اس  
شخص کی مانند ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو۔ اور یہ  
قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔ “

صحیح البخاری: 921 و 1465 و 2842، صحیح مسلم  
1052



لہذا مال کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے کہ  
اسے جائز اور حلال ذرائع سے کمائیں اور جائز طور پر  
خرچ کریں ۔

ہر ہر چیز گواہی دے گی

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا:

(( لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنَّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ  
إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ))

” جو جن ، جو انسان اور جو چیز بھی مؤذن کی آواز  
کو سنتی ہے وہ اس کے حق میں قیامت کے دن  
گواہی دے گی ۔ “



## صحیح البخاری: 609

اسی حدیث کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن صعصعة الأنصاری کو نصیحت کی کہ جب تم کسی جنگل / صحراء میں ہو اور اذان کہو تو اونچی آواز سے کہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا :

(( لَا يَسْمَعُهُ جِنَّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ ))

”جو جن ، جو انسان اور جو درخت اور جو پتھر اذان سنتا ہے وہ مؤذن کے حق میں گواہی دے گا۔“





## سنن ابن ماجه:723- وصحه الألبانی

لہذا مسلمان بھائیو! ذرا سوچو ہمارے ہر ہر عمل کے متعلق گواہ موجود ہیں جو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی عدالت میں گواہی دیں گے۔ اور سب سے بڑا گواہ خود اللہ رب العزت ہے جس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

انبیاء علیہم السلام سے اللہ کا سوال... اور اس امت کی ان کے حق میں گواہی

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

” قیامت کے دن ایک نبی آئے گا اور اس کے ساتھ صرف ایک آدمی ہوگا ، دوسرا نبی آئے گا اور اس کے ساتھ صرف دو آدمی ہونگے اور ایک اور نبی آئے گا اور اس کے ساتھ صرف تین افراد ہونگے ۔ اسی طرح اور انبیاء آئیں گے اور ان کے ساتھ اس سے زیادہ افراد ہونگے یا کم ۔ چنانچہ ہر نبی سے کہا جائے گا : کیا تم نے اپنی قوم تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا ؟

وہ جواب دے گا : جی ہاں ۔ پھر اس کی قوم کو بلایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا : کیا اس نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا ؟ وہ کہیں گے : نہیں۔ تو نبی سے کہا جائے گا : تمہارا گواہ کون ہے ؟

وہ کہے گا : محمد ( صلی اللہ علیہ وسلم ) اور ان کی امت ۔ پھر امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا جائے گا اور اس سے سوال کیا جائے گا کہ کیا اس نبی نے اپنی قوم کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا ؟ وہ کہیں گے : جی ہاں

اللہ تعالیٰ کہے گا : تمہیں اس بات کا کیسے پتہ چلا ؟



وہ کہیں گے : ہمیں ہمارے نبی نے اس بات کی خبر دی تھی کہ ان سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی قوم تک اللہ کا پیغام پہنچادیا تھا ۔ تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی : ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ ” ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول ( صلی اللہ علیہ وسلم ) تم پر گواہ ہو جائیں ۔ “

سنن ابن ماجہ:4284۔ وصحہ الألبانی